مولای صلّ وسلّم دائماً أبداً ‏ درسِ حدیث ‏ علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّھم

حضرتِ اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اَور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اَللّٰہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

تمام اَنبیاءِ کرام اَور اُن کی کتابوں پر اِیمان ضروری ہے

کیمیائی تاثیرات اَور طبیعیات اَٹل ہیں مگر اللہ کی تخلیق کردہ ہیں وہ اِن کو بدل سکتا ہے

رُوح کا تعلق قبر سے۔ پیشاب اَور چغلی کی وجہ سے عذابِ قبر

مُردے شناخت کرتے اَور سلام کا جواب دیتے ہیں

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 71 سائیڈ B 1987 - 07 - 12)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ اِس اُمت میں یعنی جن کو میں نے اللہ کا پیغام پہنچایا ہے ساری دُنیا میں، کوئی بھی یہودی یا عیسائی مجھ پر اِیمان لائے بغیر اگر مر جائے گا تو وہ جہنمی ہوگا اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ [1]

میں نے عرض کیا تھا کہ تمام اَنبیائے کرام پر اِیمان رکھنا فرض ہے قرآنِ پاک میں ہے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ خود رسول اللہ ﷺ کا بھی اِیمان ہے اُس چیز پر

[1] مُسلم شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۲۴۰ ، مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۱۰

جو اللہ کی طرف آپ کے اُوپر اُتاری گئی وَالْمُؤْمِنُوْنَ اَور دُوسرے اِیمان والے جو ہیں اُن کا بھی یہی ہے کہ وہ اِیمان لائیں مومن بھی وہی ہوگا جو اُس پر اِیمان رکھے گا كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ سب کے سب اللہ پر اِیمان رکھتے ہیں وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اَور اُس کے فرشتوں پر اِیمان رکھتے ہیں وَكُتُبِهٖ کتابوں پر اِیمان رکھتے ہیں یعنی جو اللہ نے اُتاریں وہ حق تھیں۔ منسوخ ہوجانا اَلگ بات ہے باقی توراۃ پر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی ہمارا اِیمان ہے کہ وہ صحیح سچ اَور حق تھی۔

حضرت داوٗد علیہ السلام کو زبور دی گئی وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا یہ قرآنِ پاک میں ہے۔

حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو مختلف صحیفے دیے گئے صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى یہ بھی قرآنِ پاک میں ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اِنجیل دی گئی وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ہمارا اِیمان ہے کہ وہ صحیح وہ حق وہ سچ ہے۔ لیکن منسوخ ہوتی رہیں تبدیلیاں آتی رہیں۔

پہلی اُمتوں پر اَحکامات میں سختی تھی :

قرآنِ پاک ہی میں ہے رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ہمارے اُوپر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا تو پہلے جو اَنبیاءِ کرام گزرے ہیں اَور اُمتیں گزری ہیں اُن پر اَحکام سخت بھی تھے۔ مثال کے طور پر بنی اِسرائیل میں یہ حکم تھا کہ اَگر پیشاب لگ جائے کپڑے کو تو کپڑا کاٹ دیں وہ پاک کرنے سے پاک نہ سمجھیں بڑی دِقت کی بات تھی بہت مشکل حکم تھا یہ۔

اُس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے اُنہوں نے تبدیلی کردی اَحکام میں وہ شدت جو تھی اُن میں کمی آئی وہ اَپنی جگہ درست تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں شدت تھی اَور یہ اَپنی جگہ درست ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تخفیف ہوئی۔

نبی علیہ السلام کی نبوت کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی ہے :

آقائے نامدار ﷺ کے بارے میں بتایا گیا قرآنِ پاک میں آیا اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ نبیٔ اُمّی کی پیروی کرتے ہیں جن کو دیکھتے ہیں کہ لکھا ہوا ہے اُن کا نام توراۃ اور اِنجیل میں، قدیم نسخہ مجھے ایک دیکھنے کو مِلا تھا اُس میں یہی تھا مُحَمَّدیَمْ ''یَمْ'' تعظیم کے لیے بڑھا دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا اِسمِ گرامی اور علامات تب بھی تھیں تو قرآنِ پاک میں آیا ہے اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ جیسے آدمی اَپنے بیٹے کا بیٹا ہونا پہچانتا ہے یقین کے ساتھ اِسی طرح یقین کے ساتھ اہلِ کتاب بھی پہچانتے ہیں کہ رسول ﷺ سچے رسول ہیں اَلَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ اَچھائیوں کا حکم دیتے ہیں برائیوں سے روکتے ہیں پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں اور خراب چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں اور اُن کے اُوپر سے وہ سختیاں جو تھیں وہ ہٹا رہے ہیں یعنی وہ اِس اُمت میں نہیں رہیں، اَب اِس اُمت میں حکم یہ ہے کہ کپڑا ناپاک ہوجائے تو پاک کرلیں لیکن پیشاب اور اُس کی چھینٹیں اور اُس سے بدن کا ناپاک ہونا اور ناپاک چھوڑ دینا وہ سخت عذاب کی بات ہے۔

رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کہیں سے گزر رہے تھے تو آپ کو محسوس ہوا کہ دو آدمیوں کو عذاب ہو رہا ہے قبر کا، تو اِنسان کی رُوح کہیں بھی ہو اُس کا ایک تعلق قبر سے رہتا ہے کیونکہ قیامت کے دِن جو اُٹھایا جائے گا اُسے تو اُسی تعلق کی وجہ سے جسم اُس کا دوبارہ جمع ہوجائے گا رُوح اَجزا کو جمع کرلیتی ہے چاہے وہ اَجزا ہوا میں اُڑا دیے گئے ہوں جلا دیے گئے ہوں، جہاں جلائے گئے ہیں اُس جگہ

سے تعلق رہے گا اَور وہ تعلق فنا ہونے والا نہیں ہے، تعلق کا دوام اَور عدمِ دوام عارضی ہونا مستقل ہونا یہ خدا کے اِرادے پر موقوف ہے اللہ کے فیصلے پر موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک چیز جو فطرت بنادی ہے بس وہ چل رہی ہے کوئی چیز سمجھ میں آتی ہے کوئی سمجھ میں بھی نہیں آتی آدمی کہتا ہے کہ یہ ہوگیا یہ ہوگیا جو ہو رہا ہے قدرت کی طرف سے اُس کی خبر دے دیتا ہے، بادل آرہے ہیں یہ ہو رہا ہے بارش ہو رہی ہے یہاں بھی ہو جائے گی اَندازہ ہے ضروری نہیں ہے کہ بادَل آجائے تو بارش ہو جائے، یہ اَندازہ ہوا۔

طبیعیات (فزکس) کے اُصول اَٹل مگر اللہ کی تخلیق ہیں ،اللہ چاہے تو ٹوٹ سکتے ہیں جیسے حضرت اِبراہیم علیہ السلام پر آگ کا ٹھنڈا ہو جانا :

اَور کچھ چیزیں ایسی ہیں جو اللہ نے فیصلے کے طور پر کردی ہیں، پانی جو ہے نشیب میں ہی جائے گا نیچے کی طرف اَور بھاپ جو ہے اُوپر ہی کی طرف جائے گی دُھواں اُوپر ہی کی طرف جائے گا، اِن کی طرف دھیان بھی نہیں جاتا اِنسان کا اِتنا عادی ہوگیا ہے دیکھ دیکھ کر کہ خیال ہی نہیں جاتا کہ یہ قدرت نے کیا چیز کر رکھی ہے، یہ قدرت نے دائمی فیصلے دے دیے اِس دُنیا میں اِن کا اُلٹ بھی ہوسکتا ہے پانی اُوپر جائے بھاپ نیچے آئے کیونکہ اللہ کے اِرادے پر ہے مدار سارا، جو کشش بھاپ کی اُوپر رکھ دی ہے وہ اَگر نیچے رکھ دی جائے تو نیچے آئے گی بھاپ۔

رُوح کا تعلق جسم سے :

تو اِسی طرح رُوح کا اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمادیا ہے کہ قیامت تک اَور اُس کے بعد تک ہمیشہ کے لیے اِنسانی رُوح جن اَجزا سے اُس کا تعلق ہے وہ رہے گا وہ نہیں ہٹے گا اَجزا چاہے جانور کھا جائے چیل کوے کھا جائیں اَور چاہے وہ جلا کے فنا کردیے جائیں اُڑا دیے جائیں پھر بھی رُوح جو ہے وہ اُنہیں جمع کرلے گی اَور جب جان آجاتی ہے تو وہ سارے اَجزا پھر کام کرنے لگتے ہیں کہیں سے جان نکل جائے تو وہی بیکار ہو جاتا ہے حصہ، جان ہو تو کام کرتا ہے وہ حصہ۔ تو حق تعالیٰ نے رُوح سے جو تعلق

رکھا ہے اَجزا کا تو جو لوگ قبر میں دفن کرتے ہیں اُن کا تعلق قبر میں محسوس ہوگا اَور جو جلاتے ہیں اُن کا اُس جگہ محسوس ہوسکتا ہے جہاں اُنہیں جلایا گیا ہو اَور ایک ہی جگہ ایک آدمی جلایا گیا ہو یا دس یا ہزار یا لاکھ یا کروڑ جلائے گئے ہوں پھر بھی اُسی جگہ کا تعلق رہے گا اُس سے، مرکز اُن کے لیے وہ بن گیا وہ نقطہ ہے اُس سے تعلق ہے اُس کا۔

آقائے نامدار ﷺ تشریف لے جارہے تھے تو محسوس فرمایا کہ عذاب ہو رہا ہے، کیسے محسوس ہوا ؟ کہیں تو ایسے ہوجاتا ہے بعض دفعہ کہ سواری کا جانور بدک گیا جب جانور بگڑا ہے تو پھر آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا ہے کہ عذابِ قبر دیکھا ہے اِس نے اِس لیے بدک گیا ہے۔ اِنسان اَور جنات کو یہ چیزیں نظر نہیں آتیں کیونکہ جس طرح اِنسان مکلّف ہے ایمان بالغیب کا ویسے ہی جنات بھی مکلّف ہیں اِیمان بالغیب کے، اُنہیں جنت نہیں نظر آتی جہنم نہیں نظر آتی ایک حد تک معلومات ہوتی ہیں بس اَور جو چیز وہ بتاتے ہیں آپ لوگ پوچھتے ہوں گے کسی پر جن آتا ہے کہ بھائی یہ کیا ہے اَور کیسے ہے تو وہ دیکھ کے بتاتا ہے یا جا کے دیکھ آتا ہے اَور نظر اُن کی کئی کئی ہزار میل تک جاتی ہے تو رفتار اُن کی ایسی ہے ایک سیکنڈ میں تیس چالیس ہزار میل، تو آپ کو تو پتہ بھی نہیں چل سکتا کہ اِتنی دیر میں وہ ہو آیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ ہو کر، آکر بتا دیتا ہے۔

کیمیائی (Chemical) تاثیرات بھی اللہ کی وضع کردہ ہیں جن کو وہ بدل سکتا ہے،

حضرت سلیمان علیہ السلام، طب، دَرخت اَور جنات :

حضرت سلیمان علیہ السلام جب عبادت فرماتے تھے جس وقت کی بھی جو بھی اَوقات تھے نماز کے تو اُس میں ایک درخت سامنے آجاتا تھا وہ اُس سے پوچھتے تھے کیا ہے تو کس طرح سے ہے ؟ تو وہ بتاتا تھا اَپنا فائدہ یہ فائدہ خدا نے میرے اَندر رکھا ہے وہ آپ تعلیم فرما دیتے تھے، اِنسانوں میں حکمت جو آئی ہے وہ اِس طریقہ پر بھی آئی ہے۔

وفات کی اِطلاع :

تو ایک دِن ایک درخت آیا اُس نے کہا میں آپ کے لیے وفات کی خبر لایا ہوں، کہا کیسے ؟ کہ جب میں بڑا ہو جاؤں گا، بڑا بھی ہو گیا تو پھر آپ کی وفات ہو گی، عجیب بات ہے ترپین سال عمر حضرت سلیمان علیہ السلام کی لکھی گئی ہے اَور اللہ نے حکومت ساری دُنیا کی دی، ہوا کی دی، جنات کی دی، سب کی دی اَور آج تک نام ہے آج تک اُس کے اَثرات ہیں، جنوں سے قسمیں کھلواتے ہیں سلیمان علیہ السلام کی وہ مسلمان ہو یا کافر ہو وہ سب مانتے ہیں اَور عمر مبارک ہوئی ہے اُن کی ترپین سال یعنی چالیس سال کی مدت میں نبوت ملی ہو گی اُن کو اُس عمر میں اَور اُس کے بعد تیرہ سال کے دَور میں یہ بھی ہو چکا۔

بیت المقدس کی تعمیر :

تو اَب آخر میں اُنہوں نے بیت المقدس کی تعمیر شروع کرا رکھی تھی تو اللہ کی طرف سے بلاوا آ گیا اُنہوں نے دُعا کی کہ ایسے ہو کہ میں کھڑا رہوں اِس کے سہارے عصا لاٹھی کے سہارے اَور یہ کام مکمل ہو جائے تو اللہ کی طرف سے تھا کہ جو حکم وہ دے دیں اُس کے خلاف کوئی جن کر نہیں سکتا وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ [1] ہوسکتا ہے کہ اِس کا مطلب یہ ہو کہ جو کوئی بھی جنات میں سے نافرمانی کرتا تھا اُس کو آگ کا عذاب شروع ہو جاتا تھا لہٰذا نافرمانی کر ہی نہیں سکتا۔ تو اُنہوں نے یہ دُعا کی کہ یہ جو کام پر لگے ہوئے ہیں جنات یہ لگے رہیں اِنہیں میرے اِنتقال کی خبر نہ ہو تو وہ اُسی درخت کی لاٹھی کے سہارے سے اِسی حال میں جس طرح بھی اُنہوں نے بنایا اَپنا سہارا وفات ہو گئی اَور وہ کھڑے رہے دو سال اَور یہ جنات دِن رات کام میں لگے رہے اَور کسی کو قریب جانے کی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ جائے یا پوچھے اُنہوں نے بس فرما دیا کہ یہ مکمل کرو، بس وہ مکمل کرنے میں لگے رہے

---

[1] سورہ سبا آیت ۱۲ پارہ ۲۲

اَور جب وہ مکمل ہوگیا تو دیمک نے اُس سہارے کی لکڑی کو کھالیا، دیمک نے کھایا ہے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کا جسدِ اَطہر پھر کھڑا نہیں رہا، پھر اُنہیں پتہ چلا کہ وفات ہوگئی۔قرآن میں ہے اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَالَبِثُوْ فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۱؎ اگروہ (جنات) جانتے ہوتے غیب تو اِس تکلیف دہ عذاب میں مبتلا نہ رہتے تو دو سال تک وہ جنات لگے رہے۔ جب حیات تھے تو کسی وقت نظروں سے غائب بھی ہوجاتے ہوں گے کہ آرام فرمارہے ہیں، سورہے ہیں لیکن جب وفات ہوگئی تو پھر تو چوبیس گھنٹے وہ سامنے کھڑے رہے ہیں اَور دِن رات اُنہیں کام کرنا پڑا۔

تو اَب یہ تھا کہ اِنسان مکلّف جنات مکلّف یہ دو مکلّف ہیں اِن کو عذابِ قبر نہیں نظر آتا جیسے اِیمان بالغیب کا اِنسان مکلّف ہے ویسے ہی اِیمان بالغیب کا جن بھی مکلّف ہے، وہ جنت پہ نبوت پہ جہنم پہ جزا اَور سزا پہ اِسی طرح اِیمان رکھتے ہیں جس طرح اِنسان تو رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ یہ سواری جو ہے گھوڑا یہ اِس لیے بگڑا ہے کہ اِسے عذاب نظر آگیا یہ مکلّف نہیں ہے جانور جو مکلّف نہیں ہیں اُنہیں نظر آتا ہے اَور وہ بھی ...... خدا پر اِیمان اُن کا ہے اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو خدا کو نہ جانتی ہو اَور اُس کی پاکی نہ بیان کرتی ہو تسبیح نہ بیان کرتی ہو۔ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ یہ اَلگ بات ہے کہ تم لوگ اِن پتوں کی دَرختوں کی گھاس کی اِن کی تسبیحات کو نہیں پہچان سکتے نہیں سمجھ میں آسکتی لیکن ہے ضرور اَور ثابت بھی ہے اَحادیث سے جیسے میں نے آپ کو بتایا حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے وہ دَرخت آتا تھا وہ بتاتا تھا، اِسی طرح اَور بھی چیزیں ثابت ہیں اِس طرح کی۔تو اللہ نے اِن تمام چیزوں میں شعور رکھا ہے ایک دَرجہ کا تو وہ سب غیر مکلّف ہیں کیونکہ اُن کو اِیمان لانے والی چیزیں نظر آتی ہیں اَور کفر ہے ہی نہیں سرے سے مگر یہ اِنسان اَور جنات دو مخلوق ایسی ہیں کہ اِن کے لیے حساب ہے اِن سے سوال ہے یہ مکلّف ہیں۔ آقائے نامدار ﷺ نے یہی فرمایا کہ اِس گھوڑے کو وہ نظر آیا اِس لیے بدک گیا۔

۱؎ سورہ سبا آیت۱۴ پارہ۲۲

پیشاب اَور چغلی کی وجہ سے عذابِ قبر :

ایک جگہ آپ تشریف لے جا رہے تھے فرمایا کہ اِن دو قبروں کو عذاب ہو رہا ہے دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اَور مَایُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ کسی ایسے بڑے گناہ میں نہیں ہے یا کسی ایسے بڑے کام کی وجہ سے نہیں ہے کہ جس سے اِنہیں بچنا مشکل ہوتا ہو اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ایک جو تھا وہ تو چغلی کھایا کرتا تھا اَور دُوسرا جو تھا کَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ [1] یہ جو پیشاب کرتا تھا تو اُس سے بچتا نہیں تھا چھینٹیں آ جاتی تھیں تو پرواہ نہیں کرتا تھا، یہ کوئی کام ایسا نہیں ہے مشکل جس سے اِنسان نہ بچ سکے اَگر اِرادہ کرلے کہ یہ کام نہیں کرنا یہ گناہ نہیں کرنا پاک رہنا ہے تو پھر وہ پاک رہے گا۔

ہر وقت پاک رہنا :

شریعتِ مطہرہ نے ہمیں یہ بتلایا ہے کہ ہر وقت پاک رہو یہ نہیں کہ نماز کے وقت پاک ہو بلکہ شریعت کی تعلیم یہ ہے کہ ہر وقت پاک رہنا ہے جس وقت ناپاکی آئے پاک کرلے یہ تعلیم ہے اَصل اَور نماز کے وقت پاکی تو یہ گویا اُس کا آخری وقت ہے کہ نماز کے وقت تو سمجھو بالکل آخری وقت ہو گیا ہے اِس وقت تو کرنی ہی پڑے گی پاکی حاصل۔

سرورِ کائنات علیہ الصلٰوة والسلام نے جو عذابِ قبر دیکھا تو وہ اُس جگہ دیکھا جب گزر رہے ہیں قبروں پر سے تو پتہ چلا ہے۔ اِس طرح کے واقعات بہت سارے ہیں اَور اِن میں عذابِ قبر اَور نعیمِ قبر قبر کی نعمتیں اَور قبر کی کیفیات جو وہاں ہوتی ہیں یا اَثرات مرتب ہوتے ہیں رُوح چاہے جس جگہ بھی ہو تعلق اُس کا یہاں سے رہتا ہی ہے، یہ بات اَحادیث سے ثابت ہے۔

اہلِ قبور کو سلام، اُن کی طرف سے جواب اَور شناخت :

اِبن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ جب کوئی آدمی جاتا ہے تو حدیث شریف میں آتا ہے کہ اَگر وہ سلام کرتا

---

[1] بخاری شریف کتاب الوضوء رقم الحدیث ۲۱۶

ہے مردے کو تو مردہ سلام سُنتا بھی ہے جواب بھی دیتا ہے اَور جسے دُنیا میں پہچانتا تھا اُس کو پہچان بھی جاتا ہے اَور اِس میں وہ سب برابر ہیں مسلمان بشرطیکہ مسلمان ہو اُسے سلام جب کیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس میں اِتنا شعور ہمیشہ کے لیے رکھا ہے کہ وہ جواب بھی دے اَور پہچان بھی سکے۔

اہلِ کتاب کو نبی علیہ السلام پر اِیمان لانا چاہیے، اِس کی عقلی وجہ :

آقائے نامدار ﷺ فرماتے ہیں سب کے لیے ضروری ہے یہودی ہو، نصرانی ہو اُن کو میرے اُوپر اِیمان لانا ضروری ہے، اِس واسطے کہ نہ یہودیوں کے خلاف کوئی بات فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے، نہ عیسائیوں کے خلاف کوئی بات فرمائی، عقلی وجہ تو صاف ہے، عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑا مانتے ہیں ہم بھی بڑا مانتے ہیں نبی ہیں خدا کے، یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو بہت بڑا مانتے ہیں ہم بھی مانتے ہیں نبی ہیں خدا کے۔

وہ ایک دُوسرے کے نبی کو نہیں مانتے مگر ہم سب کو مانتے ہیں :

وہ (اہلِ کتاب) آپس میں جھگڑتے ضرور ہیں ایک دُوسرے کے نبیوں کو نہیں مانتے مگر ہمارے یہاں یہ سلسلہ نہیں بلکہ سب اَنبیاءِ کرام پر اِیمان لاتے ہیں كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُولِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَور اَنبیاءِ کرام میں ہم کسی کی بھی تفریق نہیں کرتے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ تفریق نہ کرنے کا مطلب کیا ہے ؟ تفریق نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی نبی ہے نبی ہے بس، نبی معصوم ہوتا ہے نبی سے گناہ نہیں ہوتا نبی پر وحی آتی ہے نبی خدا کا سب سے زیادہ مقرب ہوتا ہے اُن میں جو دَرجات ہیں وہ اَلگ ہیں تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بعض کو بعض پر ہم نے فضیلت بخشی ہے فضیلت دی ہے مگر ہمارے لیے وہ سب نبی ہیں اَور سب واجب الایمان ہیں چند کو ہم جانتے ہیں اَور بہت ہی زیادہ وہ ہیں جن کا نام بھی نہیں جانتے لیکن اِیمان تو ہے کہ نبی جو بھی تھا ہمارا اُس پر اِیمان ہے خدا جانتا ہے کہ وہ کون تھے، کیا نام تھا، کہاں گزرے ہیں، کیا حالات تھے، کیا

تعلیم تھی، یہ بھی اِیمان اَور یہ بھی اِیمان کہ اُنہوں نے کوئی کوتاہی نہیں کی اُنہوں نے اُمت کو تعلیم دینے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اَور اَنبیاء کرام کی شفقت جو ہے اَپنی اُمتوں کے ساتھ ہمیشہ بہت زیادہ رہی ہے ہمارا اِیمان اُن سب پر ہے۔

آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، قادیانیوں کے اِیمان لانے کا طریقہ :

تو رسول اللہ ﷺ خاتم النبین ہیں آپ پر اِیمان لایا جائے گا اَور اِیمان لانے کی بات چل رہی تھی کہ.........جو دُوسرا ہے اُس کا اِیمان کیسے ہے ؟ یہ قادیانی جو ہیں اِن کے بارے میں ایک صاحب مجھ سے پوچھ رہے تھے میں نے کہا تھا یاد بھی دِلا دیں تو اِن کا اِیمان کیسے ہوگا ؟ تو جب اِیمان لائے گا تو وہ اُس کو کہے گا کہ یہ جھوٹا تھا۔ مسیلمہ کے ساتھ کذاب کا لفظ لگا ہوا ہے ''مسیلمہ کذاب''۔ تو جو آدمی قادیانی ہے اَور مسلمان ہو رہا ہے تو اُسے یہ بات کہنی پڑے گی کہ ''غلام محمد کو میں جھوٹا مانتا ہوں'' اِسی طرح کوئی عیسائی ہے اَور مسلمان ہو رہا ہے تو اُسے جہاں لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھوایا جائے گا وہاں اُسے یہ بھی کہا جائے گا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو میں اللہ کا رسول جانتا ہوں اُن کی والدہ کو وَلِیَۃٌ مانتا ہوں اُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ یہ کہے گا وہ تاکہ پہلے جو عقیدہ ہے اُس کا کہ وہ خدا کی بیوی اَور خدا کے بیٹے ہیں اُس سے تائب ہونا ثابت ہو جن اَجزا پر اُس کے کفر کا مدار ہے جیسے کوئی کہتا ہے کہ لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لیکن میں مانتا ہوں رسول مگر عرب کے لیے عجم کے لیے نہیں تو وہ صراحت کرے گا اِس بات کی کہ آپ رسول ہیں ساری دُنیا کے لیے اَور ہمیشہ کے لیے اَور میں سوائے اِسلام کے باقی سب سے بری ہوں اِس کی بھی صراحت کرے گا اَور یہ بھی کہے گا ساتھ ساتھ کہ جو بھی دین اَور ہے اُس سے میں بری ہوں تو پچھلے دین سے براءت اَور اِسلام پر، صحیح عقائد پر اِیمان لانا ضروری ہے۔

اَور اَگر پتہ نہ چلے شبہ ہو کہ پتہ نہیں یہ کون ہے کون نہیں ہے تو اُس سے اِجمالاً کہلا لیا جائے گا

کہ اِسلام کے سوا میں تمام چیزوں سے بری ہوں۔ یہ اِس حدیث سے متعلق تھا۔

اَور اَگر اہلِ کتاب میں سے کوئی مسلمان کے پاس آجائے اُس کو تعلیم دے پھر وہ اِیمان قبول کرلے تو اُسے اِیمان لانے پر کتنا اَجر ہے۔ اَور اَگر اہلِ کتاب میں سے کوئی مسلمان ہوا ہے اَور اُسے آپ نے تعلیم دے دی تو آپ کو کتنا اَجر ہے وہ اَگلی حدیث شریف میں آتا ہے۔ اِنشاء اللہ آگے بیان کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح عقائد پر قائم رکھے اَور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محشور فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا...............